حضور ﷺ نہیں تو کچھ بھی نہیں

آج جو مادیت پرستی کا دور ہے اور مغربی یلغار کی وجہ سے حضور ﷺ سے تعلق کمزور ہو گیا ہے ہماری نوجوان نسل حضور ﷺ سے دور ہو چکی ہے

حضور ﷺ سے دوری کی کچھ اسباب ہیں:

ا۔ عقل پرستی:

حضور ﷺ سے دوری کا سب سے بڑا سبب عقل پرستی ہے

؎ عقل بڑی عیار ہے سو بھیس بنا لیتی ہے   عشق بے چارا نہ زاہد نہ مُلا نہ طبیب

جب عشق سے بیگانگی اختیار کر کے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے گئے تو حضور ﷺ سے استواریت کا تعلق ٹوٹنا شروع ہو گیا اس تعلق کو کمزور بنانے میں سب سے اہم کردار کالج اور یونیورسٹیوں کا ہے چونکہ I.T/I.PAD/Laptop کا دور ہے اور ہر قسم کی معلومات ایک کلک پر مل رہی ہے اب جب عقل پرستی اس حد تک عروج پر پہنچ گئی کہ انسان آج کہتا ہے کہ میں اپنی عقل سے سب کچھ جان لیتا ہوں، انسان کے سامنے نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں، زمانے کی نئی نئی معلومات حاصل ہو رہی ہیں اس لئے ہمارا نوجوان عشق سے زیادہ عقل کی طرف آ گیا ہے ایسے ایسے اساتذہ کالج اور یونیورسٹیوں میں پائے جاتے ہیں جو الاعلان مذہب کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں کہ آج کا دور اس قدر جدید ہو چکا ہے کہ ہمارا نوجوان کہتا ہے مذہب کی قید کو چھوڑو اور دنیا کی رنگینیوں کے ساتھ زندگی گزارو اس طرح حضور ﷺ کی ذات کو Neglect کرنا شروع کر دیا یہ ایک ایسا وار ہے جس نے ہماری قوم کی جڑوں کو کھوکھلا بنانا شروع کر دیا حضور ﷺ کی ذات عقل سے وراء ہے، حضور ﷺ کی ذات عقل میں نہیں آنے والی ہے آپ ﷺ اللہ کے محبوب ہیں، اللہ کے شاہکار ہیں آپ اللہ کی وہ خوبی ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

''اے نبی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''

جس طرح میں سارے جہاں کا رب ہوں اسی طرح تو سارے جہاں کے لئے رحمت ہے آپ کی ذات اس قدر بلند ہے کہ وہ انسانی احاطے سے باہر ہے۔

رسالت کے تعلق کو محدود کرنے کی کوشش:

حضور ﷺ کی رسالت اور نبوت کو محدود کر دیا گیا اور ایک لفظ استعمال کیا گیا جو **بشریت** ہے حضور ﷺ کی ذات کو بشریت تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی یہ کہا گیا کہ حضور ﷺ بشر ہیں اس لئے حضور ﷺ کی اتنی عزت کرو جتنی بڑے بھائی کی کرتے ہو اُتنی عزت کرو جتنی عام انسانوں کی ہوتی ہے اس بات سے حضور ﷺ کی رسالت کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی نماز روزہ حج زکوٰۃ تو موجود رہا لیکن جس نے یہ سب کچھ دیا اُس کو بشر کہہ کر محدود کر دیا نوجوانوں میں یہ تصور ڈال دیا گیا اور سارا زور بشریت پر دیا جانے لگا، اس پر بڑی بڑی تقریریں کی گئیں، اس پر بڑا بڑا مواد لکھا گیا، کتابوں میں حضور ﷺ کے بارے میں اس عقیدے کو اتنا Project کر دیا گیا کہ ننانوے فیصد بشریت کا Concept غالب آ گیا اور ایک فیصد آپ کے باقی اوصاف رہ گئے نوجوانوں کے ذہن سے حضور ﷺ کی فضیلت کا جو اصل پہلو تھا اس کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی جو لوگ ایسا کہتے ہیں وہ اللہ اور رسول کے اصل تعلق کو سمجھ نہیں سکے ہیں اس لئے وہ بشریت پر زیادہ زور دینے لگے حالانکہ یہ اللہ اور رسول کا تعلق ہے اللہ جب چاہے اپنے نبی کو بشر کہہ دے، جب چاہے اپنے نبی کو **سراج** کہہ دے، جب چاہے اپنے نبی کو **نور** کہہ دے، جب چاہے اپنے نبی کو **رحمت اللعالمین** کہہ دے ہماری کیا اوقات کہ ہم اللہ اور رسول کے تعلق پر دلائل دیں؟ یہ بحث اس حد تک پھیل گئی کہ نوجوان نسل کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا گیا کہ چھوڑو یار حضور ﷺ بشر ہی تو ہیں اس جملہ نے حضور ﷺ کی ذات کو Peep کر دیا

قرآن کی مجموعی تعلیم کیا ہے؟

قرآن پاک کی مجموعی تعلیم پر نظر رکھنی چاہئے تھی قرآن پاک میں اللہ نے جو حضور ﷺ کے اوصاف بیان کیے ہیں ان پر توجہ دینی چاہئے تھی جس قرآن میں حضور ﷺ کی

بشریت کی آیت ہے اسی قرآن میں اللہ نے یہ بھی فرمایا **ورفعنا لک ذکرک** ،**والضحیٰ والیل اذاسجیٰ** بھی موجود ہے اسی قرآن میں **وما ارسلنک الا رحمته للعالمین** بھی موجود ہے،**ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** کے الفاظ بھی موجود ہیں،اسی قرآن میں **یا یھا الذین امنو صلو علیه وسلمو تسلیما** کے الفاظ بھی موجود ہیں **ان ارسلنک شاھد ومبشر و نذیرا** کے الفاظ بھی موجود ہیں اب اتنی ساری مجموعی تعلیم کو نظر انداز کر کے اور صرف ایک آیت کو بنیاد بنا کر نوجوان نسل کا حضورﷺ سے تعلق کمزور کر دیا گیا ہے،مجموعی تعلیم کی طرف غور نہیں کیا گیا ہے قرآن کو اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو وہ سارے کا سارا حضورﷺ کی نعت ہے ہر آیت سے حضورﷺ کا عشق چھلکتا ہے اس سے یہ نقصان ہوا کہ تصورِ رسالت ادھورا رہ گیا جب تصورِ رسالت ادھورا رہا تو اس سے دین بھی ادھورا رہ گیا ایک بہت بڑی سازش کے تحت اس فتنہ کو جنم دیا گیا،آج ہم صرف نام کے ہی حضورﷺ کے عاشق ہیں،بس کلمہ پڑھنے کی حد تک محدود ہیں اس سے آگے کسی کی سوچ نہیں جاتی ہے۔

۲۔نام نہاد مبلغین:

نام نہاد مبلغین نے نماز،روزہ،حج،زکوٰۃ کو تو بیان کیا لیکن جس شخصیت سے یہ سب کچھ ملا تھا اس کو ایک سائیڈ پر لگا دیا،قرآن کی جزئیات پر بحث کی گئی لیکن صاحبِ قرآن کو بھول گئے،قرآن کے الفاظ کو خوبصورتی سے بیان کیا لیکن جس سینے سے قرآن آیا تھا اُس کو فراموش کر دیا اور باقاعدہ سازش کے تحت اس فتنے کو پیش کیا گیا ایسے لوگ موجود ہیں جو صرف شرعی مسائل کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کرتے ہیں،اُن کا صبح شام کام ہی یہی ہے،اپنی ظاہری حالت اور مساجد کو بڑے خوبصورت انداز میں سجاتے ہیں لیکن اندر کچھ بھی نہیں ہے،ان کے درس اور الفاظ حضورﷺ کی محبت سے خالی نظر آتے ہیں۔

یہ سب کچھ تو لوگوں کو دے دیا لیکن جس نے دین دیا جو اللہ کا محبوب ہے جو صاحبِ قرآن ہے جو اس دنیا کی جان ہے،جس نے دین کی ساری روشنی عطا کی،جہاں سے وہ نور پھوٹا تھا جس روشنی سے انسان نے جنم لیا تھا اس کو ہی فراموش کر دیا،حضورﷺ کے ذکر کو اپنی مجالس میں ہی نہیں کرتے ہیں یہ نام نہاد مبلغین کا طرزِ عمل ہے کہ جبرائیل کا تو ذکر کرتے ہیں لیکن جبرائیل جس کا غلام ہے اُس کا ذکر نہیں کرتے ہیں قرآن کو پڑھایا تو جاتا ہے،درسوں میں قرآن کی آیات بھی بیان کی جاتی ہیں لیکن حضورﷺ کی شان کو بیان نہیں کیا جاتا ہے بس یہ کہا گیا کہ تم دین کو سمجھو یہ دین زیادہ ضروری ہے اب سوچا جائے دین زیادہ ضروری ہے یا صاحبِ دین ضروری ہے؟ قرآن زیادہ ضروری ہے یا صاحبِ قرآن زیادہ ضروری ہے؟ اللہ کے احکامات زیادہ ضروری ہیں یا جس کے ذریعہ سے احکامات آئے وہ زیادہ ضروری ہے؟ جس کو آج تک یہی سمجھ نہیں آئی وہ کیسا مبلغ ہے؟ وہ کیسا دین کا ٹھیکیدار ہے؟ جس کو حضورﷺ کی ذات کے حوالے سے پہچان ہی نہیں حاصل ہو سکی کہ حضورﷺ پہلے ہیں اور باقی سب بعد میں ہے اور لوگ کھڑے ہو کر باتیں کرتے ہیں کہ اذان سے پہلے صلوٰۃ کیوں پڑھتے ہو،مسجد میں جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ جملے اس لئے بولے جاتے ہیں کہ ایسے لوگ دین کو Project کرتے ہیں لیکن صاحبِ دین کو Project نہیں کرتے ہیں،نماز کو Project کیا لیکن صاحبِ نماز کو Project نہیں کیا،روزے کو Project کیا لیکن صاحبِ روزہ کو Project نہیں کیا ایسے لوگ کہتے ہیں زیادہ نعت نہ پڑھا کریں بلکہ حمد پڑھا کریں اس تصور سے حضورﷺ کی محبت کو نوجوانوں کے ذہنوں میں محدود کر دیا گیا حضورﷺ کی نبوت اور رسالت کے تعلق کو اس حد تک چھوٹا کر دیا گیا اور کہا گیا بس بڑے بھائی جتنی عزت کی جائے۔

زمانہ کے حالات سے کبھی بھی آنکھ نہیں پھیرنی چاہئے ہم کہتے ہیں کہ ہر طرف بڑا امن ہے جبکہ ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے نوجوان نسل کے دل سے حضورﷺ کی محبت نکالنے کے سارے طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں اور کھل کر استعمال کیے جا رہے ہیں علامہ نے اسی لئے کہا تھا:

؎ یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں ذرا — ارے روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو

مولوی حضرات کو باقاعدہ کہا گیا انہیں نمازیں پڑھاؤ،زکوٰۃ،روزہ،حج کے مسائل سکھاؤ مگر روحِ محمد ان کے سینوں سے نکال لو۔

مثال:

اگر کوئی بورڈ پر زیرو ڈالتا جائے اور پورا بورڈ زیرو سے بھر دے تو اس زیرو کی کوئی Value نہیں لیکن اگر زیرو سے پہلے ایک لگا دیا جائے تو سارے زیرو کی Value بن

جائے گی اگر دو زیرو ہیں اوران کے آگے آپ ایک لگا دیں تو وہ سو بن جائے گا، اگر تین زیرو ہیں ان کے آگے ایک لگائیں تو وہ ہزار بن جائے گا، چار زیرو ہیں ان کے آگے ایک لگائیں تو وہ دس ہزار بن جائے گا، پانچ زیرو ہیں ان کے آگے ایک لگائیں تو وہ ایک لاکھ بن جائے گا اسی طرح نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ ساری عبادتیں صفر ہیں لیکن اگر ان میں عشق رسول آجائے تو ان کی Value بن جاتی ہے۔

جس کی آنکھیں حضورﷺ کی محبت سے چھلکتی نہیں، جس میں عشق رسول کی چاشنی نہیں، جس کا دل حضورﷺ کے عشق سے معمور نہیں جس کی گفتگو میں حضورﷺ کا ذکر نہیں آتا وہ کونسا مبلغ ہے؟ جہاں کہیں ایسے مبلغ کی گفتگو سنیں جس کے اندر حضورﷺ کا عشق نہیں فوراً اس سے دور ہو جائیں ایسے مبلغ سے سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں مل سکتا ہے چاہے کوئی کتنی ہی اچھی نماز کی گفتگو کر رہا ہو، چاہے کوئی کتنا ہی اچھا قرآن پڑھ رہا ہو سمجھ لیں اس کے اندر کچھ نہیں ہے یہ خالی ڈھول ہے جو بج رہا ہے۔

ہم نے اب کیا کرنا ہے؟

آج کے اس پرفتن دور میں ہمیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضورﷺ کی محبت کی شمع اپنے دلوں میں روشن کریں لیکن حضورﷺ کی محبت حاصل کرنے کے کچھ اصول اور طریقے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

حضورﷺ کی محبت حاصل کرنے کے طریقے:

ا۔ عقل پرستی کی بجائے عشق رسولﷺ کی شمع روشن کی جائے:

ان تمام بیماریوں کا علاج عشقِ رسول ہے جب عشق رسول آتا ہے تو عقل پرستی ختم ہو جاتی ہے۔ علامہ نے اسی لئے کہا تھا:

؎ عقل گو آستاں سے دور نہیں — مگر اس کی تقدیر میں حضور نہیں

عقل پر اگر عشق غالب آجائے تو عقل پرستی ختم ہو جائے گی جب عشق پیدا ہوگا تو وہ شخص حضورﷺ کی ساری رسالت کو مانے گا جس کے پاس عشقِ رسول ہوگا دل اسی عالم کی بات مانے گا جس کی زبان اور دل پر حضورﷺ کا نام ہوگا ایسے عالم کی بات دل میں جائے گی۔

حضورﷺ کا عشق کیسے دل میں پیدا ہو اس کے لئے ہمیں پہلے دیکھنا ہوگا کہ صحابہ حضورﷺ سے کیسا عشق کرتے تھے؟

اس کائنات میں جس نے سب سے پہلے حضورﷺ سے محبت کا رشتہ بنایا ہمیں اُن سے تعلیم لینی ہے کہ عشق کیا ہوتا ہے، محبت کیا ہوتی ہے؟

حضرت صدیق اکبرؓ کا عشق:

حضرت صدیق اکبرؓ حضورﷺ کی بارگاہ میں آنے والے سب سے پہلے مرد مسلمان جنہوں نے حضورﷺ کا کلمہ پڑھا حضورﷺ نے ابوبکرؓ سے پوچھا تھا اے ابوبکر مجھ سے زیادہ محبت ہے یا اللہ سے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا حضورﷺ مجھے اللہ سے زیادہ آپ سے محبت ہے کیونکہ اللہ تو پہلے بھی موجود تھا ہمیں اللہ کی پہچان نہیں تھی آپ نے ہی ہمیں اللہ سے ملایا آپ سے ہی تو ہمیں اللہ ملا ہے لہٰذا آپ سے محبت پہلے اور اللہ سے محبت بعد میں ہے۔

حضرت عمرؓ کا عشق:

حضورﷺ کی محبت اس قدر حضرت فاروق اعظمؓ کے دل میں ہے کہ کئی دن ہو گئے حضورﷺ کی بارگاہ میں نہیں آئے حضورﷺ نے پوچھا عمر کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ عمر گھر میں ہے انہوں نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کیا ہے اور وہ رو رہے ہیں حضورﷺ خود تشریف لے گئے اور حضرت عمرؓ سے جا کر پوچھا اے عمر کیا وجہ ہے اتنے دن سے مسجد نہیں آئے اور آنکھیں رو رو کر سرخ ہوئی ہیں فرمایا حضور اس بات سے روتا ہوں کہ کل کو آپ سے جدا ہو گیا تو عمر کا کیا بنے گا؟ عمر آپ کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا ہے مجھے آپ کی جدائی گوارا نہیں میں نے اگر آپ کو ایک دن بھی نہ دیکھا تو میں مر جاؤں گا۔

حضرت علیؓ کا عشق:

حضرت علیؓ سے حضورﷺ کا عشق پوچھیں عصر کا وقت ہے اور حضورﷺ آپ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرما رہے ہیں علی نے حضورﷺ کی محبت میں اپنی نماز قضا کردی جبکہ آپ نے کبھی بھی نماز قضا نہیں کی تھی صرف اس لئے کہ رب بعد میں پہلے نبی کا پیار ہے۔

صحابی رسول کی محبت کچھ ایسی بھی تھی:

ایک صحابی کے بال گھنگھریالے تھے وہ حضورﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہتے تھے حضورﷺ کی یہ سنت تھی کہ آپﷺ درمیان سے مانگ نکالا کرتے تھے وہ صحابی بڑی کوشش کرتے پر مانگ نہ نکال پاتے ایک دن آگ کے قریب بیٹھے تھے، سردیوں کے دن تھے اور قریب ہی ایک سلاخ پڑی تھی فوراً اٹھے سلاخ اٹھائی اس سلاخ کو آگ میں گرم کیا اور سر کے بالوں کے درمیاں گرم گرم سلاخ لگالی سر کی جلد جل گئی لوگوں نے کہا یہ کیا کیا تم تو مرنے لگے تھے کہا کوئی بات نہیں اگر موت آجاتی میرے حضورﷺ کی سنت تو پوری ہوئی ہے۔

ایک صحابی سفر پر جا رہے تھے آپ کے ایک ساتھی بھی سفر میں شامل تھے راستے میں ایک درخت نظر آیا اپنے ساتھی سے کہا ٹھہر و ذرا اور اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے وہاں کچھ دیر بیٹھے اور پھر کہا چلو اُن کے ساتھ جو ساتھی تھے انہوں نے کہا یہ آپ نے کیا عجیب عمل کیا ہے کہ اس درخت کے قریب رکے تھوڑی دیر بیٹھے اور پھر چل دیئے وہ صحابی فرمانے لگے ایک مرتبہ میں حضورﷺ کے ساتھ سفر میں تھا میں نے دیکھا کہ حضورﷺ اس درخت کے نیچے بیٹھے، کچھ دیر آرام بھی کیا اور پھر چل دیئے لہٰذا میں نے حضورﷺ کی اس سنت پر عمل کیا ہے۔

صحابہ حضورﷺ سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ حضورﷺ کے وضو کا پانی نیچے نہیں گرنے دیتے ہیں، حضورﷺ بال کٹواتے ہیں حضورﷺ کے بال مبارک زمین پر گرنے نہیں دیتے، ایک صحابیہ حضورﷺ کی محبت میں آپ کا پیشاپ مبارک پی گئیں اسی طرح ایک صحابیہ حضورﷺ کا خون مبارک پی گئیں حضورﷺ نے دونوں کو جنت کی بشارت دے دی اور فرمایا اے صحابیہ تمہارے پیٹ میں میرا پیشاپ مبارک گیا، تمہارے پیٹ میں میرا خون گیا تیری آنے والی نسل سے اللہ نے پیٹ کی بیماری کو دور کر دیا، حضورﷺ نے اپنی محبت والوں کو بشارتیں دی ہیں۔

حضرت اویسؒ آپ نے کبھی حضورﷺ کی زیارت نہیں کی لیکن حضورﷺ کی محبت میں اس حد تک فنا ہیں کہ چھوٹے چھوٹے بچے جب آپ کو کنکر مارا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں بچو تم ضرور مجھے کنکر مارو لیکن بڑے کنکر نہ مارو مجھے چھوٹے کنکر مارا کرو اس لئے کہ جب تم مجھے کنکر مارتے ہو تو میں اپنے نبی پر درود پڑھ رہا ہوتا ہوں اور بڑے کنکر لگنے سے میرا خون نکل جاتا ہے اور میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے چھوٹے کنکر مارو تا کہ نبی پر درود پڑھتا رہوں اور میرا وضو نہ ٹوٹے۔

حضرت صہیبؓ کو پھانسی پر لٹکانے سے پہلے جب آپؓ کے کان کاٹے، ناک کاٹ دیا، آپ کی آنکھوں میں خنجر مار دیا آپ کے جسم کو کاٹنا شروع کر دیا اور کہا اے صہیب تو اس وقت خواہش کر رہا ہوگا کہ کاش تیرا نبی تیری جگہ ہوتا حضرت صہیبؓ نے فرمایا ارے ظالمو تم چاہتے ہو کہ میرے نبی کو خنجر لگے میں تو یہ بھی نہیں پسند کرتا کہ میرے نبی کو کانٹا بھی چبھے، میری جان بھی حضورﷺ پر قربان ہے۔

آقاﷺ نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضورﷺ سے محبت کی۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ وہ عشق رسول لے اسے چاہئے کہ صحابہ کی سیرت کو پڑھے، صحابہ کے حضورﷺ سے عشق کے انداز دیکھے۔

۲۔ درود پاک کی کثرت کی جائے:

حضورﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ:

”جو میری محبت لینا چاہتا ہے وہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرے“

درود کو اتنا پڑھا جائے کہ کپڑوں سے خوشبو آئے حضورﷺ کا عشق اُمڈ اُمڈ کر سینے میں آئے گا حضورﷺ کی بارگاہ سے ہی حضورﷺ کا عشق آئے گا حضورﷺ کی بارگاہ سے درود کے

ذریعہ ہی فیض ملتا ہے شرعی احکامات میں کوئی کمی نہ آنے دی جائے کیونکہ یہ اللہ کے فرائض ہیں لیکن یہ دیکھ لیا جائے کہ اس کے ساتھ ساتھ درود کی بھی توفیق حاصل ہوا گر درود کی توفیق کم ہے شرعی احکام پر زیادہ دھیان ہے تو سمجھ لیں کام ٹھیک نہیں ہور ہا اندر کہیں خرابی آ گئی ہے اپنا درود بڑھائیں اتنا زیادہ درود پڑھیں کہ آپ کا وقت اللہ کی عبادت سے زیادہ درود میں چلا جائے تو پھر سمجھ لیں کہ اب عبادتیں بھی قبول ہونا شروع ہو گئیں ہیں کیونکہ حضور ﷺ کے ساتھ تعلق مضبوط ہونا شروع ہو گیا ہے آقا کا عشق بڑھ گیا ہے اور درود کے بغیر کسی بھی عبادت میں نورانیت نہیں آ سکتی درود تمام عبادتوں کی جان اور تمام عبادتوں کا رنگ ہے لیکن اگر تمام عبادتوں کے ساتھ حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی بھی کثرت سے سعادت حاصل ہے تو مبارک ہو کام برابر چل رہا ہے عبادتوں میں اگر حضور ﷺ کی محبت کا عشق ڈالا جائے گا تو عبادتیں بھی قبول ہو جائیں گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''جو مجھ پر درود پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ اور میں ایسے ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں''

یہ حکم حضور ﷺ نے کسی نمازی، زکوۃ، حج اور روزے رکھنے والے کے لئے نہیں فرمایا بلکہ درود پڑھنے والے کے لئے کہا کہ وہ میرے ساتھ ہو گا حضور ﷺ جانتے ہیں عبادت کا اصل رنگ درود میں ہے اگر درود کی کثرت ہو گی تو یقیناً وہ امتی حضور ﷺ ساتھ جنت میں بھی ہو گا ہر نیک انسان کثرت سے درود پڑھنے والا ہوتا ہے۔ لوگ اللہ اللہ کرتے پھرتے ہیں جبکہ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا:

اگر تم (مجھ) اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے محبوب کی پیروی کرو میں رب ہو کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سے محبت کروں گا

اللہ فرما رہا ہے کہ تمہیں میرے سے اگر محبت ہے تو میرے محبوب کے قدموں میں آ کر بیٹھو اس سے تمہیں یہ فائدہ ہو گا کہ تمہارا رب بھی تم سے محبت کرنے لگے گا یہ اللہ اور بندوں کے ساتھ اصل میں حضور ﷺ کی ذات گرامی کا تعلق ہے، حضور ﷺ درمیان میں ہیں ایک طرف اللہ کی بندوں سے محبت، ایک طرف بندوں کی اللہ سے محبت درمیان میں حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے اس لئے ہر حالت میں حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی کا ذکر پہلے ہو گا پھر کہیں جا کر نیکیوں اور باقی چیزوں کا معاملہ پورا ہو گا۔

۳۔ اللہ والوں کی صحبت اختیار کی جائے:

ایسے شخص کی صحبت اختیار کی جائے جو حضور ﷺ کی محبت میں فنا ہو چکا ہو جو دن رات حضور ﷺ کی محبت میں غرق ہو جس کے آگے نبی، جس کے پیچھے نبی، جس کے دائیں نبی، جس کے بائیں نبی، جس کے سر پر نبی کا سایہ ہو اس کا اٹھنا بیٹھنا اس کی گفتگو میں حضور ﷺ کا ذکر ہو وہ حضور ﷺ کے ذکر کو نہ چھوڑے، ہر طرف حضور ﷺ کی محبت کے نغمے اس کے آگے پیچھے نظر آئیں ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنی چاہئے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی محبت کا ایک مرکز ہے، عشق رسول اس شخص سے ملے گا جو خود عاشق ہے کیونکہ یہ دل سے دل میں جاتا ہے یہ تقریروں اور کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا ہے یہ کسی درس سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ دل سے دل میں جاتا ہے جو دل قریب آ جائیں گے وہ بھی حضور ﷺ کی محبت سے روشن اور منور ہو جائیں گے۔

حضرت علامہ اقبالؒ جب حضرت سید امینؒ کے پاس آلو مہار شریف میں تشریف لائے تھے تو اس وقت درس ہو رہا تھا آپ آ کر پیچھے بیٹھ گئے علامہ اقبال کی عادت تھی کہ آپ روزانہ حضور ﷺ پر دس ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتے تھے آپ کی یہی عادت آپ کے شعروں میں تاثیر بن کر ابھری ہوئی ہے حضرت امین شاہؒ آگے بیٹھے تھے کیونکہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے، پہچان لیا کہ یہ وہی دل ہے جس کی مجھے تلاش تھی یہ عشق رسول والا ہے، چہرے پر کوئی داڑھی نہ تھی لیکن نیکوں کے آثار تھے دل کو پہچان گئے کسی کو اشارہ کیا کہ اس بچہ کو آگے لایا جائے جب علامہ آگے آئے تو بڑے پیار سے اپنے ساتھ مصلیٰ پر بٹھا لیا اور کہا بیٹا درود پیچھے بیٹھ کر نہیں بلکہ آگے بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ علامہ فرماتے ہیں جو حضور ﷺ کا عشق مجھے حضرت امین شاہ کے قریب بیٹھ کر ایک نشست سے حاصل ہوا وہ اس سے پہلے نہیں تھا۔ اس کے بعد میری شاعری ہی بدل گئی لہٰذا عشق رسول صاحبِ عشق رسول سے ہی ملتا ہے۔

حضور ﷺ کی محبت حاصل کرنے کے یہی تین طریقے ہیں، حضور ﷺ کی گفتگو کرنے سے عشق کی شمع دل میں روشن ہوتی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

''اے میرے صحابہ تم دو کام کیے بغیر مر نہ جانا پہلا کام یہ کہ اپنی اولاد کو میری محبت دیئے بغیر نہ مر جانا''

اس لئے کہ حضور ﷺ کو علم تھا کہ میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو میری محبت نکالنے کی کوشش کریں گے، میری محبت کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی اپنی اولاد کو میری پہچان

دے کر جانا اپنی اولاد کو بتا کر جانا کہ میں کون ہوں میری عزت اور مقام کیا ہے، میرا رتبہ اور مقام کیا ہے، میں کتنا بلند ہوں، اللہ نے مجھے کتنا برتر اور اعلیٰ بنایا ہے یہ ڈیوٹی باپ کو دی گئی کہ اپنی اولاد کو حضورﷺ کی محبت دی جائے۔

دوسرا کام یہ ہے کہ اپنی اولاد کو میرے گھر والوں کے بارے میں بتا کر جانا میرے اہلِ بیت کی محبت دے کر جانا

اصل میں یہ ساری محبتیں بھی حضورﷺ کی محبتیں ہیں، حضورﷺ کے گھر والوں کا پیار بھی حضورﷺ کا پیار ہے۔حضورﷺ کسی جگہ سفر میں استراحت فرماتے ہیں قریب دیکھا کہ ایک درخت کے ہلنے کی آواز آئی وہ درخت اپنی جگہ سے اکھڑتا ہوا باقاعدہ حضورﷺ کے قریب آ گیا حضورﷺ پر جھکا اور دوبارہ اپنی اصل جگہ پر چلا گیا جب حضورﷺ بیدار ہوئے تو وہ صحابی فرمانے لگے یارسول اللہﷺ میں نے ایک عجیب منظر دیکھا ہے کہ ایک درخت آپ کے قریب آیا اور آپﷺ پر جھکا اور پھر دوبارہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا حضورﷺ مسکرا دیئے فرمایا جب میں سویا ہوا تھا تو اس درخت نے باقاعدہ اللہ سے اجازت مانگی کہ مولا تیرا نبی میرے پاس سویا ہوا ہے میں جا کر سلام نہ کر آؤں؟ اللہ نے اسے اجازت دی تو یہ مجھے سلام کر کے واپس چلا گیا۔اس سے پتہ چلا کہ دنیا کی ہر شے حضورﷺ سے محبت کرتی ہے،حضورﷺ کی محبت میں کائنات کا نظام رواں دواں ہے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حضورﷺ سے اپنا تعلق مضبوط بنائیں اور ہمیں حضورﷺ کی محبت حاصل کرنے کے ان طریقوں پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو۔